ضرورت ہے علم سب سے قیمتی چیز ہے اور انسانیت کا زیور ہے۔ علم جاندار انسان ہے جو اس سے محروم رہی وہ بدنصیب نادان ہے اور نادان انسان مانند حیوان ہے وہ اپنے دھرم کرم کو نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے اپنی بیش قیمت زندگی کو جہالت میں بسر کرتا ہے۔ پس ان پڑھ رہنا ادھرم ہے اور علم حاصل کر کے دھارمک شاستروں سے واقفیت حاصل کرنا ہر ایک انسان کا فرض ہے۔ جو اس اعلیٰ فرض کو سرانجام نہیں دیتا وہ سروگ بھگوان کے حکم کے خلاف چلتا ہے جین فلسفہ مدلل ہے اور اسے سمجھنے کیلئے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ شری ویر بھگوان نے سادھوؤں اور شراوکوں کو یکساں طور سے گیان حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جہاں سادھوؤں کے لئے تو فلاسفی پر عبور حاصل کرنے کا فرمان ہے۔ وہاں شراوکوں کے لئے دھارمک واقفیت کے علاوہ لوکک ودیا حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ شری مد وجے آنند سوری جی کے وقت میں نہ صرف گرہستی ہی دھرم سے ناواقف تھے۔ بلکہ بہت سے سادھو بھی ناآشنا تھے ہر سو جہالت کا دور دورہ تھا۔ علم حاصل کرنے کا شوق بالکل معدوم تھا۔ شاستروں اور سوتروں کی بیقدری ہو رہی تھی۔ جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے جین لوگوں کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے علمی خزانوں کو نہ خود پڑھتے تھے اور نہ ہی دوسروں کو پڑھنے دیتے تھے۔ بلکہ انہیں چھپا کر رکھنے کی کوشش کرتے تھے آپ نے جینیوں کی جہالت کو دیکھتے ہوئے اشاعت تعلیم کے لئے پرزور کام کیا اور جگہ جگہ لوگوں کو اپدیش دیا۔ کہ علمی لیاقت سے فیضیاب ہو کر عوام الناس کو جین دھرم کی خوبصورتی سے واقف کرو۔ اور اہنسا دھرم کی عظمت کو آشکار کرو۔ آپ جینیوں کو کہتے تھے کہ عقل کو قفل مت لگاؤ۔ شاستر بھنڈاروں کے تالے توڑ دو۔ اور متبرک جین آچاریوں کے علمی ذخیرہ کو روشنی میں لا کر اپنے

دل ودماغ کو روشن کرو - آپ جین بھنڈاروں کے تلے کھلوانے میں کامیاب ہوگئے اور وسیع جین لٹریچر کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھولدیئے - آپ نے متلاشیان حق کو دعوت دی - کہ آؤ جین کے گیان ساگر میں غوطہ زن ہوکر علم وہنر کے موتی نکالو - آپ کا دعوےٰ تھا - کہ جین دھرم آفتاب کی مانند ہے اور اِسے ہوا کے مخالف جھونکوں سے کسی قسم کا خطرہ نہیں - تیز ہوا کے بالمقابل چراغ گُل ہوسکتا ہے - لیکن تُند آندھی کے گذر جانے کے بعد آفتاب اپنی آب و تاب سے چمک دمک دکھاتا ہے -

آپ خود عالم تھے - اور عالموں کے لئے آپ کے دل میں نہایت عزّت تھی - آپ ہر ایک جینی کو قدیم جین اتہاس سے اِس لئے واقف کار دیکھنا چاہتے تھے - تاکہ جین سماج کے نوجوانوں کے دلوں میں جین دھرم کی فضیلت کا سکّہ بیٹھ جائے - اور وہ قدیم جاہ و جلال کو واپس لانے میں کوشاں ہوں - اِس غرض سے آپ جین پاٹھ شالائیں اور ودیالے قایم کرنے کا اُپدیش دیتے تھے - ہر ایک شخص کو آپ کی یہی ترغیب تھی - کہ سنسکرت اور پراکرت کی تعلیم حاصل کرکے جین دھرم کے بے بہا علمی خزانوں سے فیضیاب ہوں - آپکے خیالات کا مختصراً نمونہ اگیان تمر بھاسکر حصّہ دوم سے اخذ کرکے ہدیۂ ناظرین ہے - جین مت کے نہ پھیلنے کا کارن یہ ہے کہ مسلمانوں کے راج میں جین مت کے لاکھوں پستک جلا دیئے گئے اور جسقدر شاستر باقی بچ رہے تھے - وہ بھنڈاروں میں بند کر چھوڑے ہیں - وہ پڑے پڑے گل گئے ہیں - باقی دو سو تین سو برس میں گل جائیں گے - جیسے جینی لوگ ان کارجوں پر (دیگر کاموں پر) لاکھوں روپے خرچتے ہیں - ویسے جین پستکوں کے اُدھار کرانے میں کنچت بھی نہیں خرچتے ہیں - اور نہ ہی کوئی جین شالہ بناکر اپنے لڑکوں کو سنسکرت دھرم شاستر پڑھاتے

ہیں جینی سادھو بھی پرائے وویا نہیں پڑھتے - کیونکہ انھیں کھانے کو تازہ مال ملتا ہے وہ پڑھ کر کیا کریں - اور کتنے ایک جینی لوگ اندریوں کے بھوگ میں پڑے ہیں - وہ وویا کیونکر پڑھیں؟ وویا کے نہ پڑھنے سے ہی تو لوگ انھیں ناستک کہنے لگ گئے ہیں - پھر بھی جین لوگوں کو شرم نہیں آتی ہے - جین لوگ چورمے کے لڈو اور دودھ پاک کھانے کے واسطے تو ہزاروں اکٹھے ہو جاتے ہیں - پرنتو پستکوں کے اُدھار کے واسطے سوئے پڑے ہیں - ہمارے لکھنے کا پریوجن صرف اتنا ہے - کہ جین لوگوں کو اُچت ہے (مناسب) کہ سب دیش والے ملکر پاٹن - جیسلمیر - کھمبات پر مٹھ کے بھنڈارے سے پستکوں کا جیرن اُدھار کرا دیں اور بڑے بڑے شہروں میں جین پاٹھ شالائیں بنا کر اپنے لڑکوں کو سنسکرت آدی وویا پڑھا دیں -

آپ کا تعلیمی آدرش نہایت بلند تھا - آپ کا زبردست خیال تھا - کہ تعلیم مفت اور لازمی ہونی چاہیئے - مفت اس لئے کہ علم کا فروخت کرنا مناسب نہیں ہے - لازمی اس لئے کہ بغیر اس کے انسان نامکمل ہے - علم کا فروخت کرنا نامناسب اس لئے ہے - کہ بہت سے مستحق لوگ قیمت ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے ایسے زندگی بخش عطیہ سے محروم رہ جاتے ہیں - جیسے حاصل کرنا ذی روح کے لئے اتنا ہی ضروری ہے - جتنا کہ جسم قایم رکھنے کے لئے ہوا اور پانی کا ہونا ضروری ہے تعلیم کے بغیر انسان نامکمل اس لئے ہے - کہ وہ اپنے دینی اور دنیاوی فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام نہیں دے سکتا - علمی لیاقت پیدا کرنے کی قابلیت کم و بیش ہر ایک شخص میں پائی جاتی ہے - سوسائٹی کا فرض ہے کہ سماج کے بہترین دل و دماغ کی مناسب نشو و نما پیدا کرنے کے سامان مہیا کرے - بسا اوقات غریب خاندانوں میں تولد شدہ نونہال

اپنی علمی لیاقت کی بدولت شہرت کے آسمان پر روشن ستارے کی مانند
چمکتے ہیں۔ آپ کے خیال کے مطابق اعلےٰ تعلیم کا مقصد ودیارتھی کی شاریرک
مانسک اور آتمک شکتیوں کو ظہور میں لانا ہے۔ ہر ایک ودیارتھی کیلئے
من بچن اور کایا سے برہم چریہ برت کا پالن کرنا نہایت ضروری ہے۔ برہمچریہ
کا پالن نہ صرف جسم کو ہی مضبوط اور طاقتور بناتا ہے۔ بلکہ دل اور دماغ کی
نشوونما کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ویریہ سب سے نفیس اویش بہا
جوہر ہے۔ اِس کی حفاظت طالبِ علم کے کامیابی اور فتح کی گارنٹی ہے
جسمانی طاقت بڑھانے کے لئے اور صحت اور توانائی کو قایم رکھنے کے
لئے ورزش کرنا ضروری ہے۔ روزانہ ورزش طالبِ علم کی تعلیم کا ایک
ضروری حصّہ ہے۔ باقاعدہ ورزش سے جسم کے تمام اعضا میں آزادانہ
حرکت ہوتی ہے۔ جس سے جسم سڈول اور خوبصورت بنتا ہے۔ طالبعلم کی
غذا سادہ مگر مقوّی ہونی چاہیئے۔ اُسے بھکش اور ابھکش بھوجن کا گیان کرانا
چاہیئے اور نفسانی خواہشات کو بڑھانے والی اشیاء سے پرہیز کرانا چاہئے۔
ودیارتھی کی مانسک شکتیوں کو ظاہر کرنے کے لئے پاٹھ شالا میں نیتی شاستر
دھرم شاستر۔ ارتھ شاستر۔ کلا کوشل۔ گاین ودیا وغیرہ کا اچھی طرح انتظام
ہونا چاہیئے۔ آتمک شکشا کا بندوبست بھی ساتھ ہی ہونا لازمی ہے۔ آپ
لوگوں کی توجہ قدیم طریقہ تعلیم کی طرف دلاکر اس بات کی زور سے ہدایت
کرتے تھے۔ کہ لڑکوں کی طرح لڑکیوں کی تعلیم بھی لازمی ہے۔ جین دھرم کے
زمانہ عروج میں تعلیم مفت تھی۔ اور مکمل انسان بننے کے لئے طالبِ علم کو
۷۲ اقسام کے ہنروں میں دسترس حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ اسی طرح
عورتوں کے لئے ۶۴ ہنر جن میں لکھنا پڑھنا سینا پرونا وغیرہ شامل تھے

ضروری تصور کئے جاتے تھے - آپ کا خیال تھا کہ امیر اور غریب لڑکوں کی تعلیم کا بندوبست یکساں سادہ اور بہترین ہونا چاہیئے -

شری آچاریہ جی مہاراج انگریزی تعلیم کے خلاف نہ تھے - اگرچہ آپ خود انگریزی زبان سے ناواقف تھے - مگر زمانہ شناس ہونے کے سبب وہ اس کی ضرورت کو محسوس کرتے تھے - اور شراوکوں کو اس میں کمال حاصل کرکے جین دھرم کی اشاعت کرنے کا اُپدیش دیتے تھے - لیکن آپ سنسکرت اور پراکرت کی تعلیم حاصل کرنے پر بہت زور دیتے تھے اور کسی بھی جینی کو اس سے محروم دیکھنا نہ چاہتے تھے - آپ کی یہ انتہائی کوشش تھی - کہ سماج کے روپیے کا غلط استعمال نہ ہو - اور یہ بہترین کاموں میں صرف ہو - آپ شہر شہر اور گاؤں گاؤں پستک بھنڈار اور پاٹھ شالائیں قایم کرانا چاہتے تھے - پنجاب کے چھوٹے بڑے تمام شہروں میں جہاں جینی سکونت پذیر تھے - اُنھیں سچے گیان کی روشنی سے منور کرنے کے لئے آپ نے گجرات اور کاٹھیاوار کے بھنڈاروں سے بڑی محنت اور رسوخ سے ہزاروں گرنتھ بھجوائے - اور جینیوں کو پاٹھ شالائیں قایم کرکے تعلیم حاصل کرنیکی ہدایت کی -

جین مت ناستک مت نہیں ہے

جین دھرم پر یہ تہمت لگائی جاتی تھی - کہ یہ مت ناستک ہے - آپ نے اس خیال کی بزور تردید کرتے ہوئے ثبوت پیش کئے کہ جین دھرم آستک ہے - آپ نے مستند شاستروں اور گرنتھوں کے حوالجات سے جین دھرم کا آستک ہونا روز روشن کی طرح عیاں کردیا اور بتایا کہ ناستک کس کو کہنا چاہیئے - ناستک وہ ہے جو دھرم - پاپ - لوک پرلوک وغیرہ کو تسلیم نہیں کرتا

جینی لوک پرلوک - پنرجنم - دوزخ اور بہشت وغیرہ مانتے ہیں اس لئے ناستک نہیں کہلا سکتے - کئی ایک پنڈت ناستک لفظ کے معنی اس طرح بھی کرتے ہیں - کہ جو لوگ جیو اور پُن پاپ وغیرہ کو مانتے ہیں وہ آستک اور جو نہیں مانتے وہ ناستک ہیں - جین دھرم میں جیو پن اور پاپ کا بیان مفصل ہے - کئی ایک صاحب ناستک لفظ کے یہ معنی بتلاتے ہیں - کہ جو لوگ ایشور کی ہستی کو منظور نہیں کرتے ہیں وہ ناستک ہیں - کیا جینی ایشور کی ہستی سے منکر ہیں؟ ہرگز نہیں - ایشور کا سروپ جتنا مکمل اور بغیر نقص کے جینیوں نے بیان کیا ہے - اور کسی دھرم میں نہیں کیا ہے - جس ہستی کو جین لوگ اپنا ایشور تسلیم کرتے ہیں وہ اٹھارہ عیوب سے مبرا ہے وہ ہمہ داں اور تارک الدنیا ہے - ہر ایک مذہب میں ایشور کا سروپ علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے اور اُن کے اُپاسنا کے طریقوں میں بھی فرق ہے - اصولی تفرقات کی بنا پر ایک دوسرے کو ناستک کہنا کیچڑ سے کھیلنا ہے - عقلمند وہ ہے جو ایسے ناپاک کھیل سے پرہیز کرے - جین مت پر بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جینی ایشور کو جگت کرتا نہیں مانتے - بے شک جینی ایشور کو کرتا نہیں مانتے کیونکہ ایسا تسلیم کرنے سے ایشور کے اوصاف میں نقص واقع ہوتا ہے -

(اس بات کو جگا گو پرشن اُتر میں واضح طور سے ثابت کیا گیا ہے)

چند متعصبی لوگ جین مت کو اس لئے ناستک کہتے ہیں - کیوں کہ جینی موجودہ ویدوں کو فرضی مانتے ہیں - وید کے معنی گیان کے ہیں - جینی ہرگز گیان کی نندیا نہیں کرتے - بلکہ اس کی دل و جان سے قدر کرتے ہیں - اگر کسی کتاب میں غلط اور دھرم کے خلاف باتیں درج ہوں - جو دنیا کو گمراہ کر کے بدی کی جانب لے جانے والی ہوں - جین دھرم میں ضرور ایسی کتابوں

کی تردید کی ہوگی - جیو ہنسیا کا کھنڈن جین دھرمی اپنا فرض سمجھتے ہیں - اگر ناستک
کے معنی اِسی طرح نکالے جاویں - تو جینی بھی کہہ سکتے ہیں کہ
नास्तिको जैन
निन्दक:
جو جین مت کی نندیا کرتا ہے وہ ناستک ہے اگر تمام مذاہب یہی
دعوےٰ کریں - تو آستک کوئی بھی نہ رہے گا - تعصب کی وجہ سے کسی مت
کو ناستک کہنا عقلمندی نہیں ہے - "جو کوئی نرک سُرگ - پاپ - پُن ایشور
تتھا پورو اُتر بھوا نیائی آدی آتما کو نہیں مانتا ہے وہ ناستک ہے - تتھا
جس شاستر میں جیو ہنسیا - مانس بھکشن - مدرا پان - پراستری گمن کرنے سے
پُن - دھرم - سورگ - موکش کا پھل لکھا ہے - تن شاستروں کے بنانے
اور ماننے والے ناستک ہیں - جین مت میں تو اوپر لکھے ناستک مت
کے لکشنوں میں سے ایک بھی نہیں ہے - تو پھر جین مت کو ناستک کہنا جھوٹ
ہے - صاحب تم نہیں جانتے - ناستک اُس کو کہتے ہیں - جو ویدوں کو نہ مانے -
جین اور بُدھ ویدوں کو نہیں مانتے ہیں - اس لئے ناستک کہے جاتے ہیں
اپرمانک ہونے سے یہ کہنا مورکھوں کا ہے کیونکہ کسی مورکھ نے سورن کو
پیتل کہہ دیا - تو کیا سورن پیتل ہو جائے گا - ایسے تو سب متوں والے کہدینگے
کہ ہمارے مت کے شاستروں کو جو نہ مانے سو ناستک ہے - جینی عیسائی
مسلمان یہ سب کہدیں گے - کہ جو ہمارے دوادشانگ - انجیل - قران
کو نہ مانے وہ ہی ناستک ہے تتھا عیسائی - یہودی - مسلمان پرمکھ سب
ناستک ٹھیرے - کیونکہ وہ وید کو نہیں مانتے ہیں اِس واسطے ینائے
سمپن پرشوں کو وچار کرنا چاہیئے - جو مانس مدرا کو کھانے پینے والے اور
ٹھگ بازی سے لوگوں کو ٹھگنے والے - دُراچاری - برہم درجت - لوگوں
کا مرن چنتون والے - چھل سے لوگوں کی چڑھی ہانڈی پھوڑنے والے -

است بھاشی - برت وغیرہ سے رہت - تہان لوبھی - سوارتھ تت پر لوگوں کو بھرم اندھ کوپ میں گرانے والے - ویاہن - پرو پکار ورجت ابھمانی بت سادھوؤں کے دویشی - مت سری - پرگن اسہن شیل اگیان موڑھ تیتھ کا چلانے والا - پروستو کا ابھلاشی - پرائستری گامی - درڈھ کدا گرھی - ست شاستر کا ویری - اتیادی انیک اوگن کر کے سنجکت جو ہے - وہ پرتیکش - راکھش اور ناستک ہے اور جو دیاوان - مدھ مانس کا تیاگی - پرمیشر کی بھگتی پوجا کرنے والا - ہردے میں کرونا رکھنے والا - سنسار کے وشئے بھوگوں سے اُداسین - اشٹا دش دوشنوں سے رہت - ایسے پرم ایشور کے اُپاسک اتیادی انیک شبھ گُن النکرت ہو - وہ آستک ہے - اب بدھی مان آپ ہی وچاریں گے - کہ آستک کون ہے اور ناستک کون ہے؟"

جین مت بدھ مت کی شاخ نہیں ہے

جین دھرمیوں کی جہالت کے باعث جین مت کی پستکوں کے روشنی میں نہ آنے کے سبب مغربی ریسرچ سکالروں کا پہلا گروہ جن میں ویبر Weber اور لیتھ برج Lethbridge وغیرہ شامل تھے اُنھوں نے جین دھرم اور بدھ دھرم میں ظاہر مشابہت دیکھ کر یہ نتیجہ نکال لیا کہ جین دھرم کا کوئی لٹریچر نہیں ہے - اور نہ ہی یہ کبھی ہندوستان سے باہر پھیلا - اِس لئے غالباً یہ بدھ دھرم کی ایک شاخ ہے - جس کے بانی شری مہاویر سوامی جی ہوئے بعض مصنفوں نے بدھ دھرم اور جین دھرم ہر دو کو برہمن دھرم کی شاخ بتایا - غرضیکہ جین دھرم کے متعلق اس وقت کی تواریخوں میں بہت سے بدنما دھبے لگائے گئے - چونکہ تواریخیں

سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ اِس لئے آیندہ نسلوں کے دل و دماغ جین دھرم
کے خلاف زہر آلودہ ہونے لگے۔ یہ بات ہر خاص و عام میں مشہور ہو گئی کہ جین
دھرم ویدک دھرم سے علیحدہ کوئی ہستی نہیں رکھتا۔ یہ محض بدھ دھرم کی
ایک شاخ ہے۔ سوامی آتمارام جی جین دھرم کو انادی خیال کرتے تھے۔
اِس لئے آپ نے اِس کی قدامت آشکار کرنے کے لئے حتی الوسع
کوشش کی۔ آپ نے اِس کے متعلق تحریر اور تقریر سے کام لیا۔ مگر
انگریز مصنفین کی تواریخوں کا بھوت جلدی سے نکلنے والا نہ تھا۔ اِس سلسل
میں آپکا ایک مضمون جین دھرم پرکاش نمبر ۲ جلد نمبر ۲ بیاکھ شدی پنجم بکرم سمت
۱۹۴۲ صفحہ ۲۵ پر شائع ہوا۔ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (مضمون گجراتی
سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے) بہت سے مورخ لکھتے ہیں۔ کہ جین مت
بدھ مت سے نکلا ہوا ہے قریب قریب بکرم سمت ۶۰۰ میں اسکا آغاز
ہوا ہے۔ جب بودھوں اور برہمنوں کے درمیان دھرم کے متعلق بحث
مباحثے ظہور پذیر ہوئے۔ تب بدھ مت ہندوستان سے نیست نابود
ہو گیا۔ اور اُس وقت جین مت کی ہستی قایم ہوئی۔ ایسی اور کئی باتیں ان
مورخوں کے دلوں میں جاگزیں ہیں۔ لیکن ایسی باتیں ہرگز سچ نہیں۔ کیونکہ
جین مت سب متوں سے قدیم ہے۔ بدھ دھرم کی بنیاد رکھنے والا بدھ
کیرتی نام کا ایک شخص تھا۔ جو تئیسویں ترتھنکر بھگوان پارشناتھ جی کے
چیلوں میں سے ایک تھا۔ جو چوبیسویں ترتھنکر بھگوان مہاویر سوامی جی سے
کچھ عرصہ پیشتر زندہ تھا۔ اور جین مت کا مخالف تھا۔ بدھ مت کا آغاز اِسی
سے ہوا ہے اُس کے شاگرد شاری پتر اور موگلائین نے یہ مت بہت چلایا۔
جب چوبیسویں ترتھنکر بھگوان مہاویر سوامی جی کا ظہور ہوا تب مذکورہ بالا

سادھوؤں نے مہاویر جی کے لاثانی گنوں اور بے مثال شخصیت اور بے نظیر
عزّت و آبرو کو دیکھ کر للت وستر وغیرہ گرنتھوں میں شری مہاویر سوامی جی
کے برابر بدھ کیرتی کا حال لکھا۔ بدھ کیرتی کا باپ کپل وستو کا راجہ شاکیہ
ونش سدھودھن نام سے مشہور ہے۔ یہ بیان شری آچارنگ سوتر کی
ورتی اور گیان سوریہ ادے نام کے ناٹک گرنتھوں میں آتا ہے۔ اس
خیال کے مطابق مورخوں نے بدھ کیرتی کے بعد بھگوان مہاویر ہوا ظاہر کیا
ہے۔ اور اسی سبب سے بدھ مت پہلے اور جین مت بعد میں ہوا خیال
کرتے ہیں مندرجہ صدر تشریح سے جین مت بدھ مت سے پہلے کا ثابت
ہوتا ہے جین مت کا تیئسواں تیرتھنکر شری پارشناتھ جی شری مہاویر سوامی
جی سے پہلے ہوئے اس طرح تسلیم کرنا کیسے درست ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے
کچھ دیش میں انجار اور مدرا نام کے شہروں کے درمیان جینیوں کا ایک
نہایت قدیم شری بھدریشور نام سے مشہور جین مندر ہے اس مندر کی پچھلی
طرف پرانے حصّہ میں ایک تانبر دتانبہ، پتر جو بہت شکستہ ہے دستیاب
ہوا ہے۔ اور آج تک بھدریشور کے بھنڈار میں موجود ہے اس پر یہ حروف
تحریر ہیں

१-ॐ देव चन्द्रीय श्री पार्श्व नाथ देवस्यतो ०५२३ ॥

اس تحریر سے میں نے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ کیا ہے کہ (۱) یہ صرف شروعات
کا نشان ہے (۲) یہ پالی لپی (حروف) میں ॐ کا روپ ہے جو دیو چند
کی صفت ہے یعنی ونک جاتی والا۔ بھوگول ہستا ملک کتاب میں صفحہ
۴۱۱ پر پالی لپی کی ورن مالا (حروف تہجی) میں ॐ ایسا روپ (ॐ) کا
بنایا ہے اس وکار سے ونک جاتی معلوم ہوتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دیو چندر سے تعلق رکھنے والا یعنی دیو چند سیٹھ

کا بنا یا ہوا یا اُس کا پرتشٹھا کروایا ہوا ایسا معلوم دیتا ہے "पार्श्वनाथ देवस्य"
اس کا مطلب یہ ہے کہ مول نائیک شری پارشناتھ
جی ہیں (देवस्य) اس لفظ میں (स्य) کے اوپر (ह) ہونا چاہیئے مگر تحریر
دیرینہ ہونے کی وجہ سے مٹ گیا معلوم دیتا ہے اس لئے تامر پتر پر دکھائی
نہیں دیتا۔ اگر (ह) لگا دیا جائے تو درست لفظ اس طرح ہو۔ देवस्येती
اگر اس کی سندھی (جوڑ) کھولدیا جائے تو (पार्श्वनाथ देवस्य + इत:
اس طرح ہو جاتا ہے۔ تب اس کا مطلب یہ ہوا۔ پارشناتھ دیو کی پرتشٹھا
(२३) اس کا مطلب ہے بھگوان مہاویر سوامی جی کو ہوئے ۲۳ برس
ہوئے۔ اگر کوئی سوال کرے کہ مول شبد میں بھگوان مہاویر سوامی جی کا نام
نہیں ہے یہ کیونکر جانا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ (ते) کے آگے (०)
کا نشان ہے وہ شونیہ روپ وشرام کا نشان ہے اس کے بعد جو ४
نشان ہے یہ پالی میں (व्र) کی شکل ہے اس व्र سے بھگوان مہاویر
ایسا ثابت ہوتا ہے۔ اِس طرح مطلب اخذ کرنے کا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ
مندر کے متعلق اف روپ پتنگ کے آخر اور کچھ بھوگوں میں ایسا لکھا ہے

विरात संवत् २३ वर्ष इदं चैत्यं संजातमिति

یعنی ویر کے بعد تیئسویں برس یہ مندر بنوایا۔ اُس کی پرتشٹھا ہوئی اِس سے
یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ بھگوان مہاویر سوامی جی کے وقت میں شراوک
لوگ شری پارشناتھ بھگوان کی مورتیاں ستھاپن کرتے تھے اور پوجتے
تھے ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ مہاویر سوامی جی سے پیشتر بھی جینیوں کے
تیرتھنکر بھگوان پارشناتھ تھے۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ جین مت
بدھ مت سے بہت قدیم ہے۔ علاوہ ازیں جنرل کننگھم (Cunningham

متھرا میں شری مہاویر بھگوان کی ایک نہایت قدیم مورتی دستیاب ہوئی ہے اُس پر پالی حروف میں اس طرح تحریر ہے:-

सिद्धं उँ अरहत्त महावीरस्य राज्ञा वासदेवस्य संवत्सर नव्व ६०

مورّخوں نے اِس مورتی کو دو ہزار برس کی بنی ہوئی بتایا ہے اُن کا خیال ہے کہ مہاویر جی کی مورتی اُن کے بعد بنی چاہئے یعنی نروان کے بعد بنی جائیگی لیکن اُن کا یہ خیال ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ جین مت میں ترتھنکروں کے ہونے سے پیشتر بھی مورتیاں بنانے کا رواج ہے اور یہ بات جین شاستر میں لکھی بھی ہے۔ اس امر کا زندہ ثبوت آجکل ریاست اوڈے پور کے جین مندر میں ملتا ہے۔ اِس مندر میں شری پدم ناتھ سوامی کی مورتی ہے اور یہ مندر بھی اِسی مورتی کے نام سے مشہور ہے۔ اِس بیان سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ترتھنکروں کے ظہور پذیر ہونے سے پیشتر بھی اُن کی مورتیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ اور اُن کی پرستش کی جاتی ہے۔ اِس لئے اگر اس مورتی کو بھگوان مہاویر سوامی جی سے پیشتر کا تسلیم کر لیا جائے۔ تو کوئی غلطی نہیں وہ مورتی جس نے بنائی۔ اور جس کے سمت میں بنی ایسا واسودیو نام کا جین راجہ بھگوان مہاویر اور پارشناتھ جی سے پیشتر ہوا ہے کیوں کہ واسودیو نام کا کوئی جین راجہ مہاویر سوامی جی کی موجودگی میں یا اُن سے پیشتر پارشناتھ جی کے بعد ہوا۔ ایسی کوئی تحریر جین گرنتھوں میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ اِن باتوں سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ مورتی نہایت قدیم ہے۔ جین مت کی قدامت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اِسے کوئی تعلیم یافتہ شخص بدھ مت کی شاخ یا برہمن مت کا فرقہ نہیں کہہ سکتا ہے“

جین آچاریہ شری مد مہے آنند سوری جی نے اپنی کتاب تتو نرنے پرساد

میں بھی جین دھرم کو بدھ دھرم سے قدیم ثابت کیا ہے۔ آپ نے میکس مولر صاحب اور جرمن سکالر ہرمن جیکوبی کی تعریف کرتے ہوئے انھیں جین شاستروں کے مطالعہ کا شوق رکھنے پر مبارکباد دی ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کی چند غلطیوں کی تردید بھی کی ہے اور جتایا ہے کہ دھارمک گرنتھوں کے ترجمے من گھڑت نہ ہونے چاہئیں بلکہ جین لغت اور مشہور جین Commentator کے تحریروں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ جین دھرم کی بدھ دھرم سے قدامت ظاہر کرتے ہوئے آپ نے ہرمن جیکوبی کے دلائل کا ثبوت پیش کر کے دہرایا ہے۔

"جین مت کی ابتدا اور نشو و نما ایسا مضمون ہے جس پر عالم اب تک نہایت ہی احتیاط سے رائے زنی کرتے ہیں۔ اگرچہ سوال کی موجودہ حالت سے اس کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک پرانی اور وسیع لٹریچر روشنی میں آگئی ہے اور محققوں کے لئے اس فرقے کی ابتدا تاریخ کا بہت سا مصالحہ مہیا کرتی ہے اور نہ ہی یہ مصالحہ کچھ ایسا ہے جس پر کہ ہم اعتبار نہ کر سکیں۔ ہمیں علم ہے کہ جینیوں کی متبرک کتابیں پرانی ہیں اور مسلمہ طور پر سنسکرت لٹریچر جیسے ہم (Classical) کہنے کے عادی ہیں۔ قدامت میں اُن سے بہت سی کتابیں شمالی بدھوں کی پرانی سے پرانی کتابوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ کیونکہ بدھ مت کی کتابیں بدھ اور بدھ دھرم کے لئے بطور تواریخی مصالحہ کامیابی کے ساتھ استعمال ہوتی رہی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم جین کی متبرک کتابوں کو اُن کی تواریخ کا معتبر ذریعہ کیوں نہ تصور کریں۔ اگر وہ متضاد باتوں سے بھری ہوئی ہوتیں۔ یا اُن میں دی ہوئی تاریخیں متضاد نتائج کی

طرف لے جائیں تو ہم ایسے مصالحہ پر انحصار رکھنے والی تمام تھیوریوں کو مشتبہ
خیال کرنے میں حق بجانب ہوتے۔ اس معاملہ میں جین لٹریچر کا طرز بدھ لٹریچر سے بہت
مختلف نہیں کم از کم شمالی بدھوں سے مختلف نہیں ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ بہت
سے مصنف جینیوں کو وہ شروعات اور زمانہ جو اُن کی کتابوں سے اخذ کیا
جا سکتا ہے دینا نہیں چاہئے۔ صریح دلیل حقیقی یا ظاہرا مشابہت ہے جو کہ مغربی
عالموں نے جین مت اور بدھ مت میں معلوم کیا ہے دو فرقے جو اس قدر
ملتے جلتے ہیں اُن کے خیال کے مطابق الگ نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ایک
فرقہ ضرور دوسرے سے نکلا ہے۔ اس قبل از وقت رائے نے بہت سے
محققوں کی رائے کو متعصب بنا دیا ہے۔ مندرجہ ذیل صفحات میں میں (ہرمن
جیکوبی) تعصب کو جڑ سے اکھیڑنے کی کوشش کروں گا۔ اور جین مت کی
متبرک کتابوں کے پرمان اور عزت کو ثابت کروں گا۔ جس کا کہ وہ حق رکھتے
ہیں۔ ہم اپنی بحث کو مہاویر جو کہ جین مت کا بانی یا آخری ترتھنکر ہو سے
شروع کریں گے اس شبہ کو جھوٹ ثابت کرنے کے لئے مہاویر کی مخترع
شخصیت پر جسے کہ بعد کے جینیوں نے اپنے من گھڑت بانی کے سینکڑوں سال
بعد اختراع کیا۔ کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے (بہت سا حال تحریر کر کے آگے
لکھا ہے) مہاویر اور بدھ کی سوانحعمری کا مقابلہ کر کے ہمیں پتہ لگتا ہے۔ کہ اوّل
الذکر کی زندگی میں کچھ بھی ایسا نہیں ہے جسے ہم دوسرے کی زندگی سے دیا ہوا
شک کر سکیں۔ دونوں کی زندگی میں عام مشابہت اس لئے ہے کہ ہر دو سنیاسی
تھے اس لئے کچھ یکسانیت ظاہر ہوتی ہے جو کہ ایک ہمعصر یورپین تاریخ دان کو
بہ نسبت ایک پرانے ہندو کے زیادہ ظاہر ہو گی۔ مہاویر جی کے چند رشتہ داروں
کے نام بدھ دیو کے رشتہ داروں سے ملتے جلتے ہیں۔ مہاویر جی کے بڑے

بھائی کا نام نندی وردھن تھا۔ اور بدھ جی کے سوتیلے بھائی کا نام نندا تھا۔ بدھ کا نام بطور شاہزادہ سدارتھ تھا جو کہ مہاویر جی کے باپ کا نام تھا۔ اگر یہ مشابہت کچھ ثابت کرتی ہے۔ تو صرف اتنا کہ اس قسم کا نام اُس وقت کے کھشتریوں میں جس طرح کہ ہر زمانے میں رہے ہیں۔ بہت رائج تھے۔ اور نہ ہی اس میں کوئی حیرانی ہے کہ دو کھشتریوں میں ایک دوسرے کے خلاف بلکہ ازکم براہمنوں کی حکومت کے برخلاف فرقوں کی بنیاد ڈالی ہو۔ میں اخیر میں ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ صرف کھشتری ہی وہ بن سکتے تھے جسے کہ برہمن چھوٹے سنیاسی کہہ سکتے تھے۔

اب ہم بدھ اور مہاویر کی زندگیوں کے بڑے بڑے واقعات کو پہلو بہ پہلو رکھ کر دونوں میں فرق دکھلانے کی کوشش کریں گے۔ بدھ کی پیدائش کپل وستو میں ہوئی۔ مہاویر کی ویسالی کے نزدیک ایک گاؤں میں بدھ کی ماں اُس کی پیدائش کے بعد فوت ہو گئی مہاویر کے والدین اُس کے عہدِ شباب تک زندہ رہے بدھ نے اپنے باپ کی مرضی کے خلاف سنیاس اختیار کیا۔ لیکن مہاویر نے اپنے والدین کی وفات کے بعد بڑے بھائی کی رضامندی سے۔ بدھ نے چھ سال تک ریاضت کی۔ مہاویر نے بارہ سال تک۔ بدھ نے ان سالوں کو تضیع اوقات خیال کیا۔ اور ریاضت کو حصول مقصد کے لئے بے فائدہ۔ مہاویر تپ کی ضرورت کا قائل ہو گیا۔ اور تیرتھنکر بننے کے بعد بھی اُسے جاری رکھا۔ بدھ کے مخالفوں میں گوشالہ منخلی پتر اتنا مشہور نہیں۔ جتنا کہ مہاویر کے مخالفوں میں۔ اور نہ ہی ہم اوّل الذکر میں جمالی کو پاتے ہیں جس نے جین مت میں پہلا تفرقہ ڈالا۔ بدھ کے تمام چیلوں کے نام مہاویر کے چیلوں سے مختلف ہیں۔ ان سب اختلافات کی گنتی کو ختم کرتے ہوئے

بدھ کی وفات کوشانگری میں ہوئی اور مہاویر کی پاپا میں۔ بدھ سے یقینی طور پر پہلے۔ تتو نرنے پرساد گرنتھ میں آپ نے مندرجہ بالا ایتہاس کے علاوہ جین دھرم اور بدھ دھرم کی فلاسفی میں اسطرح اختلاف ظاہر کیا ہے۔

نمبر۱۔ جین دھرم میں چوبیس تیرتھنکر مانے ہیں اور بدھ میں سات۔

نمبر۲۔ جین سپت بھنگی کو مانتے ہیں اور بدھ نہیں مانتے۔

نمبر۳۔ جین ہر ایک چیز کو نت (دائمی) اور انت (فانی) مانتے ہیں اور بدھ نہیں مانتے۔

نمبر۴۔ جین مت میں مکتی سے واپس آنا نہیں مانا اور بدھ دھرم میں واپس آنا مانا گیا ہے۔

نیز بدھ مت کے گرنتھوں سے جین اور بدھ علیحدہ علیحدہ ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ بدھ مذہب کے مہاوگ سوتر میں لکھا ہے۔ کہ جب شاکی منی گوتم ویسالی نگری میں گئے تو وہاں گیات پتر شری مہاویر سوامی جی کے ایک چیلے کو بدھ بنایا۔ یہ فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ جین مت اور بدھ مت اس وقت بھی مختلف تھے ورنہ ایسا کیوں لکھا جاتا کہ جینی سے بدھ بنایا۔

بدھ مت کی ایک کتاب بودھ دیپکا میں لکھا ہے کہ شری مہاویر سوامی جی اور شری سودھرما سوامی جی بدھ دھرم کے بھاری دشمن تھے اس فقرہ سے بھی صاف طور پر علیحدگی پائی جاتی ہے۔

غرض اس قسم کی تحریر و تقریر اور حوالجات سے آپ نے اس بات کی تردید کی۔ کہ جین دھرم بدھ دھرم کی شاخ ہے۔ بلکہ آپنے مدلل تحریروں سے ثابت کیا کہ جین دھرم نہ بدھ مت کی شاخ ہے اور نہ ہی برہمن مت کا ایک فرقہ ہے بلکہ ہر دو سے قدیم ہے۔

جین دھرم ویدک مت کی شاخ نہیں ہے

شری وجے آنند سوری جی لکھتے ہیں کہ اگر جین دھرم کا منبع ویدک دھرم ہوتا تو جین دھرم کا فلسفہ نیتی اور اصول وغیرہ ضرور ویدک دھرم میں پائے جاتے مگر ایسا ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جینیوں کی کرم فلاسفی جیو۔ اجیو۔ پن۔ پاپ۔ آشرو سمبر۔ نرجرا۔ بندھ۔ موکش وغیرہ پدارتھوں کا بیان جس طرح جین شاستروں میں ہے اس کا حصہ بھی ویدک دھرم میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی اُن کے وید۔ اپنشد برہمن وغیرہ پستکیں جین دھرمی پرمانیک مانتے ہیں۔

وید بیاس جی نے چاروں ویدوں کی سنگھتا تصنیف کی ہے اور اُن کے چیلے کے چیلے یگیہ ولکیہ نے یجر وید تصنیف کیا ہے بیاس جی کو ہوئے پانچ ہزار برس کے جاتے ہیں اُنھوں نے برہم سوتر تصنیف کیا ہے جس میں ایک جگہ جین مت کی سپت بھنگی کا کھنڈن کیا ہے۔ بیاس جی کے وقت میں جین دھرم تھا تب ہی انھوں نے جین مت کا کھنڈن کیا ہے۔ کیونکہ جین مت مصنف کے وقت اگر طاقتور یا مخالف فریق تھا تب ہی اُس کا کھنڈن لکھا گیا ہے اِس سے بھی جین مت ویدک مت سے مختلف ظاہر ہوتا ہے۔

جین دھرم کی قدامت

جین آچاریہ شری وجے آنند سوری جی نے اپنی علمی لیاقت اور سوتروں اور شاستروں کی واقفیت کی بنا پر جین دھرم جملہ مذاہب سے اوّل اور قدیم دھرم ثابت کیا ہے اِس دعوے کی تائید اور مضبوطی کے لئے آپ نے ویدک گرنتھوں کے حوالے پیش کئے ہیں آپ کی زبردست رائے ہے کہ موجودہ وید بیاس جی

کے تصنیف کئے ہوئے ویدوں سے بہت کچھ مختلف ہیں۔ ہزاروں برس کے عرصہ
میں خود غرض لوگوں نے پاٹھوں کو بدل کر بہت کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ جو خصوصاً
شری شنکر آچاریہ جی کے وقت میں ویدوں اور دیگر قدیم پستکوں میں بہت
تبدیلی کی گئی ہے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے ستیارتھ پرکاش
گرنتھ کے تیسویں باب میں کئی حوالے دیئے ہیں۔ مشہور جین آچاریہ شری بھدر
باہو سوامی۔ شری جن بھدر گنی کشما شرمن۔ شری ہری بھدر سوری۔ شری
ملیاگری جی وغیرہ جین مصنفوں نے اپنی تصانیف میں کئی جگہ ویدک شرتیوں
کے حوالے دیئے ہیں۔ اُن حوالوں میں سے کئی ایک اب بھی ویدوں و اُپنشدوں
میں موجود ہیں اور چند ایک نہیں ہیں جب مندرجہ بالا مُصنفوں کے گرنتھ مُستند
تسلیم کئے جاتے ہیں اور اُن میں کسی قسم کی متضاد باتیں نہیں ہیں تو پھر اس کی کیا
وجہ ہے کہ اُن میں مندرج کچھ ویدک حوالے اب ویدوں میں پائے جاتیں اور باقی
نہوں۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ ویدوں میں بہت کچھ تبدیلی ہوئی ہے اور کئی ایک باتیں
اُن میں سے بالکل نکال دی گئی ہیں۔ جین دھرم کی قدامت کا ایک اور ثبوت دیتے
ہوئے آپ نے لکھا ہے کہ مہابھارت کے آدی پرب کے تیسرے ادھیائے میں ایسے درج ہے۔

साधयामस्तावदित्युक्त्वा प्रातिष्ठतोत्तंकस्ते कुण्डले गृहीत्वा सोपश्यदथ
पथि नग्नं क्षपणकमागच्छन्तं मुहुर्मुहुर्दृश्यमानमदृश्यमानंच ॥

مطلب۔ ایک طالبعلم بنام اوتنک اپنے معلّم کی عورت کے لئے کنڈل لینے
گیا۔ راستہ میں پوش کے ساتھ گفتگو ہوئی اوتنک نے پوش کو اندھا ہونے کی
بدعادی پوش نے اُسے بے اولاد ہونے کی بدعادی ایسا کہہ کر اوتنک کنڈل

लेकर چلا گیا راستہ میں اُس نے ایک نگن کشپنک

नग्न क्षपणक

کو دیکھا۔ نگن کشپنک کا لفظ ایسا ہے جو خاص جینیوں میں مستعمل ہے اس کا مطلب جین مت کا نگن سادھو ہے جین مت میں دو قسم کے سادھو ہوتے ہیں ستھاور کلپی اور جن کلپی۔ جن کلپی نگن ہوتے ہیں اور اکثر جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں جین مت اور جینیوں کے سادھو موجود تھے۔ اس طرح یجروید سنگھتا ادھیائے ۱۹ اور شرتی ۲۵ میں ایسے لکھا ہے:-

वाजस्य नु प्रसव आबभूवेमा च विश्वा भुवनानि सर्वतः
स नेमिराजा परियाति विद्वान् प्रजां पुष्टिं वर्द्धमानो अस्मै स्वाहा ॥

اِس منتر میں جینیوں کے بائیسویں ترتھنکر بھگوان نیمی ناتھ کی جو شری کرشن جی مہاراج کے تایازاد بھائی تھے تعریف کی گئی ہے:-

तैत्तिरीय आरण्यक के १०वें प्रपाठक के अनुवाक ६३में सायनाचार्य लिखते हैं :—
कंथाकौपीनोत्तरासंगादीनां त्यागिनो यथाजातरूपधरा निर्ग्रन्था निष्परिग्रहाः ॥

مطلب۔ سردی کو دور کرنیوالی گدڑی۔ کھانیکے برتن۔ پہننے کے کپڑے جنھوں نے ترک کئے ہیں اور جو نگن رہتے ہیں وہ نرگرنتھ ہیں۔ یعنی جو موہ کے جنجال سے مکت ہیں۔ ایسے لکشن نہایت ہی اعلیٰ جن کلپی سادھوؤں کے ہیں۔ نرگرنتھ یہ لفظ خاص جین سادھوؤں کے لئے مستعمل ہے۔ یورپین ریسرچ سکالر کی بھی یہی رائے ہے کہ نرگرنتھ جین سادھوؤں کا نام ہے بدھوں کے گرنتھوں میں بھی بھگوان مہاویر سوامی کو نرگرنتھ گیات پتر کہا ہے۔ جین شاستروں میں تو یہ لفظ عام پایا جاتا ہے۔

جین مت کے قدیم نہ ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی دیا جاتا ہے کہ جینیوں کا کوئی قدیم ویاکرن (گرامر) اور ترک شاستر نہیں ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے تتوز نے پرساد کے بتیسویں باب میں لکھا ہے کہ اشٹادھیائی کے مصنف پانِنی جی سے پیشتر کے جین ویاکرن موجود ہیں۔ پانِنی جی خاندان نند کے زمانہ میں ہوئے ہیں وہ خود اپنے ویاکرن میں لکھتے ہیں:- त्रिप्रभृतिषु शाकटायनस्य اور شاکٹائن کا مصنف اپنے منگلاچرن میں اس طرح لکھا ہے:-

शाकटायनोपि यपनीयनाथ यतिग्रामाग्रणी: स्वोपज्ञशब्दानुशासनवृत्त्यादौ भगवत: स्तुतिमेवमाह । श्रीवीरममृतं ज्योतिर्नत्वादिसर्ववेदसाम् ॥
अत्र च न्यासकृता व्याख्या । सर्ववेदसां सर्वज्ञानानां स्वपरदर्शनसम्बन्धि सकलशास्त्रानुगतपरिज्ञानानामादिप्रभवमुत्पत्तिकारणमिति ॥,

(تتوز نے پرساد صفحہ ۵۲۹) مطلب - جملہ علوم وفنون کے منبع بھگوان شری مہاویر سوامی جی جو امرت کی مانند ہیں اُن کو نمسکار کر کے وغیرہ

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانِنی سے پیشتر شاکٹائن وغیرہ ویاکرن کے مصنف جین دھرمی تھے (اور جینیندر اور اِندر ویاکرن بھی پانِنی سے پیشتر کی تصنیف ہیں) ۱۸۹۳ء میں پریزیڈنسی کالج مدراس کے سنسکرت اور فلاسفی کے پروفیسر Gustav Opert (گستاو اوپرٹ پی۔ ایچ۔ ڈی نے شاکٹائن ویاکرن پرسدھ کی ہے۔ یہ ایک شو جین آچاریہ کی تصنیف ہے۔ ویاکرن کا منگلاچرن اس طرح ہے:-

नम: श्रीवर्धमानाय प्रबुद्धाशेषवस्तवे ।
येन शब्दार्थसंबन्धास्सार्वेण सुनिरूपिता: ॥